

زکوٰۃ کی اہمیت



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا رُکن ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں 32 مرتبہ نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ ذکر آیا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار، 202/3) **زکوٰۃ فرض ہے:** زکوٰۃ کی فرضیت قرآن و سنّت سے ثابت ہے۔ اللہ پاک نے نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم فرمایا ہے۔ (پ1، البقرۃ: 43) زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مال سُتھرا اور پاکیزہ ہو جانے کی بشارت ہے۔ (پ11، التوبۃ: 103) زکوٰۃ کا اِنکار کرنے والا مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، 170/1) **زکوٰۃ کیا ہے؟** زکوٰۃ کا لغوی معنٰی ہے پاکیزہ کرنا یا پروان چڑھانا۔ شرعی طور پر زکوٰۃ اُس مخصوص مال کو کہتے ہیں جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرکے اللہ پاک کی رضا کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ (درمختار، 203/3-207 ملتقطاً) زکوٰۃ دینا مال کی پاکیزگی اور اضافے کا بہترین ذریعہ ہے، اس کا بنیادی مقصد غریبوں کی مدد، معاشرتی فلاح و بہبود میں صاحبِ ثروت لوگوں کا حصہ ملانا اور مستحق لوگوں تک زندگی گزارنے کا سامان بہم پہنچانا ہے۔ **غربت ختم کرنے کا ایک طریقہ:** یقیناً زکوٰۃ غربت ختم کرنے کا بہترین طریقہ ہے اگر سارے امیر زکوٰۃ دیں تو غربت کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ یاد رکھئے! جس طرح پورے جسم میں خون کا پہنچنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ جس حصہ تک خون نہ پہنچے وہ مفلوج ہوکر سارے جسم کے لئے بوجھ اور مصیبت بن جائے گا اسی طرح مستحقین میں زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کی رقم پہنچنا نہایت ضروری ہے ورنہ نہ صرف اُن پریشان حالوں کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوگا بلکہ معاشرے پر بھی اس کے منفی اَثرات مُرتّب ہوں گے۔ یہ بات بھی ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ زکوٰۃ کا معاملہ ہرگز ہرگز عام خیرات کی طرح نہیں ہے کہ دے دی تو اچھی بات ہے اور نہ دی تو کوئی بات نہیں بلکہ یہ ایک ایسی مالی عبادت ہے جس کی ادائیگی فرض ہے۔ یاد رکھئے! یہ غریبوں کا وہ حق ہے جو اُن کی عزتِ نفس مجروح کئے بغیر انہیں دینا لازمی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے جب حضرتِ معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو دیگر اِرشادات کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا تھا: اُن لوگوں کو بتانا کہ اللہ پاک نے اُن کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو مال داروں سے لے کر فقیروں کو دی جائے گی۔" (ترمذی، 126/2، حدیث: 625) **زکوٰۃ کون لے سکتا ہے؟** اِن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے: (1) فقیر (2) مِسکین (3) عامِل (4) رِقاب (5) غارِم (6) فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ (۷) اِبن سبیل (یعنی مسافر) (فتاوی ھندیۃ، 187/1-188 ماخوذاً) **فقیر:** وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اِسی طرح اگر مدیون (مقروض) ہے اور دَین (قرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔ (ردُّالمحتار، 333/3-334، بہار شریعت، 924/1) **مسکین:** وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اِس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ **فقیر** (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) کو بِغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے۔ **عامل:** وہ ہے جسے بادشاہِ

اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔(فتاویٰ ھندیۃ،1/187-188 ملتقطاً)**رِقاب:** سے مراد مُکاتَب ہے۔ مُکاتَب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو، فی زمانہ رقاب موجود نہیں ہیں۔**غارِم:** اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ (درمختار و ردالمحتار، 3/339 ملخصاً)**فِی سَبِیلِ الله:** یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا۔اس کی چند صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے:(1) ہر نیک کام میں مالِ زکوٰۃ استعمال کرنا بھی فِی سَبِیلِ الله یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے۔ (بدائع الصنائع، 2/154)مالِ زکوٰۃ میں دوسرے کو مالک بنا دینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔**اِبنِ سبیل:** یعنی وہ مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا، یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر اسے قرض مل سکتا ہو تو بہتر ہے کہ قرض لے لے۔(فتاویٰ ھندیۃ، 1/188)

نوٹ: صَدرُ الشَّریعَہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن سبیل (یعنی مسافر) اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔(بہارِ شریعت، 1/932)**زکوٰۃ دینے کے فائدے:** زکوٰۃ دینا تکمیلِ ایمان کا ذریعہ ہے۔(الترغیب والترھیب، 1/301، حدیث:12) زکوٰۃ دینے والا کامیاب لوگوں کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے۔زکوٰۃ دینے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ الله پاک زکوٰۃ دینے والے کی مدد فرماتا ہے۔زکوٰۃ دینے والے پر رب کی رحمت چھما چھم برستی ہے۔(پ:9، الاعراف: 156) زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریب مسلمانوں کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے جس سے اُن کے دل میں خوشی داخل ہوتی ہے۔زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ دو کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی۔(مسند امام احمد، 4/274، حدیث:12397) اگر دل میں لالچ و بخل جیسی بُری صفات ہوں تو زکوٰۃ دینے سے اِن سے چھٹکارا پانے میں مدد ملتی ہے اور سخاوت و بخشش کا پسندیدہ وصف مل جاتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ دنیا و آخرت میں بڑھتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کو یہ یقین رکھتے ہوئے خوش دِلی سے زکوٰۃ دینی چاہیے کہ الله پاک اسے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ زکوٰۃ دینا مال کی حفاظت کا سبب ہے جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کرو۔ (مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، ص8) **زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات:** یاد رکھئے! زکوٰۃ دینے کے جہاں بے شُمار ثوابات ہیں وہیں نہ دینے والے کیلئے خوفناک عذابات بھی ہیں۔زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا دنیا و آخرت میں نقصان کا باعث ہے۔زکوٰۃ نہ دینے والا اُن تمام فوائد سے محروم رہتا ہے جو اُسے زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں مل سکتے تھے۔ آخرت کے بڑے نقصانات میں سے ایک تو یہ ہے کہ ایسا شخص الله پاک کے سخت عذاب میں گرفتار ہو گا اور دوسرا یہ کہ جو مال بطورِ زکوٰۃ ادا کرنے کی بجائے بخل کی وجہ سے روک رکھا تھا قرآنِ پاک کی رُو سے اس مال کو بروزِ قیامت جہنم کی آگ سے گرم کیا جائے گا اور پھر اس آدمی کی پیشانی، پیٹھ اور کروٹیں داغی جائیں گی نیز وہ مال اِن لوگوں کے گلے کا طوق ثابت ہو گا۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خبیث خونخوار اژدہا بن کر اُس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبا لے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا

مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اُس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللهِ رَبِّ الْعٰلمین (فتاویٰ رضویہ، 10/153 ملخصاً) **دُنیوی نقصانات:** یہ تو اُخروی نقصانات تھے رہا دُنیوی نقصان تو وہ یہ ہے کہ ایسوں کو دن بہ دن مالی خسارہ ہوتا رہتا ہے اور بالآخر ان کا تمام سرمایہ تباہی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے بلکہ حدیثِ پاک کے مطابق خشکی اور تری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ روک دینے (یعنی نہ دینے) کی وجہ سے تلَف ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، 3/200، حدیث: 4335) زکوٰۃ نہ دینا بارش سے محرومی (ابن ماجہ، 4/368، حدیث: 4019) اور قحط سالی کا سبب بھی ہے۔ (معجم اوسط، 3/275، حدیث: 4577) زکوٰۃ نہ دینے والے پر **رَسُولُ الله** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح ابن خزیمۃ، 4/8، حدیث: 2250) زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ (مجمع الزوائد، 3/201، حدیث: 4337)

زکوٰۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا: زکوٰۃ دینے سے اگرچہ ظاہری طور پر مال کم ہوتا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں بڑھ رہا ہوتا ہے جیسے درخت سے خراب ہونے والی شاخوں کو اُتارنے میں بظاہر درخت میں کمی نظر آرہی ہے لیکن یہ اُتارنا اس کی نشوونما کا سبب ہے۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے (یہ) تجربہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کرلیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خرچ کرتے رہو، اِن شآءَ الله بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/93 ملتقطاً) یاد رہے! زکوٰۃ نہ دینے والوں کا یہ سوچنا کہ زکوٰۃ دینے سے مال میں کمی ہوگی اور نہ دینے سے مال کی کثرت جُوں کی تُوں برقرار رہے گی، اس سے ہمیں راحت وسُکون ملے گا، یہ سب نفس و شیطان کا دھوکہ ہے کیونکہ زکوٰۃ کا مال جس میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔ (شعب الایمان، 3/273، حدیث: 3522) ایسے لوگوں کو یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ اُن کے پاس موجود ساری دولت اُسی الله پاک کی عطا کردہ نعمت ہے جس نے اُنہیں زکوٰۃ دینے کا حکم فرمایا ہے۔ یقیناً جب یہ بات پیشِ نظر رہے گی تو نہ صرف خوشدلی کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی آسان ہوجائے گی بلکہ زکوٰۃ ادا کرنے کے وہ تمام فضائل وبرکات بھی حاصل ہونگے جو قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ کی دعوتِ اسلامی (1) جامعۃ المدینہ (للبنین) (2) جامعۃ المدینہ (للبنات) (3) مدرسۃ المدینہ (للبنین) (4) مدرسۃ المدینہ (للبنات) (5) مدرسۃ المدینہ (بالغان) (6) تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مُفتی کورس) (7) اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ (8) مجلس خُدَّامُ الْمَساجِد وَالْمَدارِس (9) مدنی چینل (10) مجلس اسپیشل افراد (11) مجلس تحفظ اَوراقِ مقدسہ (12) مجلس دعوتِ اسلامی (ویلفیر) جیسے 108 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے۔ براہِ کرم! اپنی زکوٰۃ، فطرہ، صَدَقات، مدنی عَطِیّات کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر ان کے مدنی عَطِیّات بھی اپنے شہر میں موجود دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز میں پہنچا کر یا کسی ذمّے دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مَدَنی مرکز میں فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرمادیجئے۔ دینے کے بعد رسید ضَرور حاصل کیجئے۔ **الله** پاک! آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے

سب سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ کا تعین کرلیں۔ زکوٰۃ واجب ہونے کی قمری / اسلامی تاریخ اِس تاریخ کو ملکیت میں موجود قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق مالیت کا تعیُّن درج ذیل طریقے سے کیجئے، ضروری اموالِ زکوٰۃ چارٹ میں درج کر دیئے گئے ہیں:

قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت			رقم	وہ رقم جو زکوٰۃ کی رقم سے الگ کرنی ہے/ Liablities	
1	سونا	سونا(زیورات)		اگر قرضہ لیا ہوا ہے	
2	چاندی	چاندی(زیورات)		مکان، دکان اشیاء کی واجب الادا قسطیں	
3	کرنسی	ملکی وغیر ملکی کرنسی موجودہ ریٹ		کمیٹی(BC) کے بقایاجات (جبکہ یہ کمیٹی مل چکی ہو)	
		بینکوں میں جمع شدہ رقم (علاوہ سود)		یوٹیلیٹی بلز، بجلی، گیس وغیرہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے آچکے ہوں۔	
		پرائز بانڈز		پارٹیوں کی ادائیگیاں	
		پراویڈنٹ فنڈ میں جمع شدہ رقم		ملازمین کی تنخواہیں	
		بی سی اور کمیشن میں جمع شدہ رقم		گزشتہ سال کی زکوٰۃ جو ادا نہ کی گئی ہو۔	
	مالِ تجارت	خام مال فیکٹری وغیرہ میں			
		تیار شدہ مال فیکٹری یا دکان وغیرہ میں			
		تجارتی پلاٹس، مکان یا فلیٹ			
		کاروبار میں شراکت کے قابلِ زکوٰۃ اثاثہ جات			
			500000		300000

کل مالِ زکوٰۃ (رقم) 500000

منہا شدہ رقم 300000

قابل زکوٰۃ رقم 200000

زکوٰۃ نکالنے کا فارمولا: کل رقم کو 40 پر تقسیم کریں 5000=40÷200000

Nafila Donations
Bank Name: MCB BANK LIMITED
Branch Name: MCB AL- HILAL SOCIETY
Branch Code: 0037
Swift Code: MUCBPKKA
Account Title: DAWAT-E-ISLAMI TRUST
Account #: 0859491901004196
IBAN #: PK92MUCB 0859491901004196

Wajiba Donation
Bank Name: MCB BANK LIMITED
Branch Name: MCB AL- HILAL SOCIETY
Branch Code: 0037
Swift Code: MUCBPKKA
Account Title: DAWAT-E-ISLAMI TRUST
Account #: 0859491901004197
IBAN #: PK65MUCB0859491901004197